وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ
زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ج
وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ط فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ط
وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝ ٣٧ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ
سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ط وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ۝ لا ٣٨
الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ
وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ۝ ٣٩

اور (یاد کرو) جب کہ اس کو کہ جس پر اللہ نے احسان کیا اور آپ نے بھی احسان کیا یہ کہہ رہے تھے کہ آپ اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور اپنے دل میں وہ بات مخفی رکھتے تھے کہ جس کو اللہ ظاہر کرنا چاہتا تھا اور لوگوں سے ڈر رہے تھے اور ڈرنا تو زیادہ اللہ ہی سے چاہیے تھا پھر جب زید اس عورت سے اپنا غرض پوری کر چکا تو اس کا ہم نے آپ سے نکاح کر دیا تاکہ ایمان داروں کے لئے اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے نکاح کرنے کی ممانعت نہ رہے جب کہ وہ ان سے بے تعلق کر چکیں اور اللہ کا حکم ہو کر رہتا ہے ۝ نبی پر اس بات میں کچھ بھی ممانعت نہیں جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دی ہے جیسا کہ اللہ کا پہلے لوگوں میں دستور تھا (ان پر نکاح کرنے میں کوئی ممانعت نہ تھی) اور اللہ کا حکم مقرر ہو چکا تھا ۝ وہ پہلے لوگ جو اللہ کا پیام پہنچاتے رہے اور اللہ سے ڈرتے رہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے اور کافی ہے اللہ حساب لینے کو ۝ (۳۳/۳۷ تا ۳۹ * ت : ح)

۳۷۔ "اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی"۔ اسلام کی جو بڑی جلیل نعمت ہے۔ "اور تم نے اسے نعمت دی" آزاد فرما کر مراد اس سے حضرت زید بن حارثہ ہیں کہ حضور نے انہیں آزاد کیا اور ان کی پرورش فرمائی۔ "کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے" (شان نزول) جب حضرت زید کا نکاح حضرت زینب سے ہو چکا تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ زینب

کہ آپ کی ازواج طاہرات میں داخل ہوں گی اللہ کو یہی منظور ہے۔ اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت زید
اور زینب کے درمیان موافقت نہ ہوئی اور حضرت زید نے حضور اکرم سے حضرت زینب کی سخت گفتاری، تیز زبانی
عدم اطاعت اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی شکایت کی ایسا بار بار اتفاق ہوا حضور سید کونین حضرت زید کو
سمجھا دیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔" اور اللہ سے ڈرو" زینب پر کبر و ایذائے شوہر کے الزام لگانے
میں" اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا" یعنی آپ یہ ظاہر نہیں فرماتے تھے
کہ زینب سے تمہارا نباہ نہیں ہو سکے گا اور طلاق ضرور واقع ہو گی اور اللہ تعالیٰ انھیں ازواج مطہرات
میں داخل کرے گا اور اللہ تعالیٰ کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا" اور تمہیں لوگوں کے طعنہ کا اندیشہ تھا" یعنی
جب حضرت زید نے زینب کو طلاق دے دی تو آپ کو لوگوں کے طعن کا اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ
کا حکم تو ہے حضرت زینب کے ساتھ نکاح کرنے کا ایسا کرنے سے لوگ طعنہ دیں گے کہ سید عالم نے ایسی
عورت کے ساتھ نکاح کر لیا جو ان کے منہ بولے بیٹے کے نکاح میں رہی تھی مقصود یہ ہے کہ امر مباح میں
بے جا طعن کرنے والوں کا کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہیئے۔" اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا خوف
رکھو" اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والے اور سب سے زیادہ تقویٰ والے ہیں جیسا کہ
حدیث شریف میں ہے۔" پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی" اور حضرت زید نے حضرت زینب
کو طلاق دے دی اور عدت گزر گئی۔" تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی" حضرت زینب کی عدت
گزرنے کے بعد ان کے پاس حضرت زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیام لے کر گئے اور انھوں نے
سر جھکا کر کمال شرم و ادب سے انھیں یہ پیام پہنچایا انھوں نے کہا کہ اس معاملہ میں میں اپنی رائے کو کچھ
بھی دخل نہیں دیتی جو میرے رب کو منظور ہو اس پر راضی ہوں یہ کہہ کر وہ بارگاہ الٰہی میں متوجہ ہوئیں
اور انھوں نے نماز شروع کر دی اور یہ آیت نازل ہوئی حضرت زینب کو اس نکاح سے بہت خوشی اور
فخر ہوا سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شادی کا ولیمہ بہت وسعت کے ساتھ کیا
" کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں کی بیبیوں میں جب ان سے ان کا
کام ختم ہو جائے" یعنی تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ لے پالک کی بی بی سے نکاح جائز ہے۔"
اور اللہ کا حکم ہو کر رہنا" (کنزالایمان - حاشیہ صدرالافاضل)

۳۸ - نبی علیہ السلام کے لئے کوئی حرج نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضہ ہے کہ وہ اپنے نبی علیہ السلام کو تنگی نہ دے

ان امور میں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی قسمت میں لکھا ہے یا آپ کے لئے مقرر فرما دیا ہے جیسے لے پالک زینب کے ساتھ نکاح کرنا *
اللہ تعالیٰ نے نفی حرج کے لئے طریقہ مقرر فرمایا ہے ان لوگوں میں جو پہلے گزرے یعنی پہلے انبیاء علیہم السلام سے حرج کی
نفی یوں کی گئی کہ ان کے لئے نکاح وغیرہ امور میں وسعت رکھی گئی تھی جیسا کہ داؤد علیہ السلام کی ایک سو بیویاں اور تین سو
لونڈیاں تھیں اور ان کے صاحبزادے سلیمان ؑ کی تین سو بیویاں اور سات سو لونڈیاں تھیں اسی طرح اسی بناء
پر آپ کے لئے بھی سابقین انبیاء علیہم السلام کی طرح نکاح کے معاملہ میں وسعت ہے * اور ہے اللہ تعالیٰ کا
امر فیصلہ قطعی اور حکم یقینی ۔

۳۹۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے پیغامات پہنچاتے ہیں یعنی بندوں کو اس کی خبر پہنچانا (وہ) ہر امر میں صرف اللہ تعالیٰ
سے ڈرتے ہیں بالخصوص ان اوامر و نواہی میں جو رسالت سے متعلق ہیں ان میں ایک حرف کی بھی کمی بیشی کرتے اور
نہ ہی کسی ملامت گر کی ملامت سے گھبراتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے
اعمال کا حساب لینے والا کافی ہے ۔ (روح البیان)

لغوی اشارے * اَمْسِكْ : تو روک رکھ ۞ تُخْفِیْ : تو چھپاتا ہے تو چھپائے گا ۞ مُبْدِیْہِ : اس کو ظاہر
کرنے والا ۞ تَخْشٰی : تو ڈرے، تو ڈرتا ہے ۞ وَطَرًا : حاجت، ضرورت ۞ سُنَّۃَ : راہ و رسم، دستور، طریقہ جاریہ

تفہیمی خلاصہ ۞ یاد فرمائیے جب آپ نے فرمایا اس شخص کو جس پر اللہ نے اور آپ نے انعام (لطف و کرم) کیا تھا کہ
اپنی اہلیہ کو اپنے حبالہ نکاح میں باقی رکھو اور خوف خدا کرو اور آپ اپنے دل میں اس بات کو پوشیدہ رکھے تھے
جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر فرمانے والا تھا ۔ آپ کو لوگوں کے (طعن) کرنے کا خیال تھا اللہ تعالیٰ سے زیادہ خوف
رکھیں کہ وہی زیادہ اس کا مستحق ہے جب زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی خواہش کی تکمیل کر لی تو ہم نے
اس کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا اس کے بعد اہل ایمان پر کسی قسم کی تنگی و رکاوٹ نہیں کہ اپنے متبنّی
بیٹوں کی منکوحہ کے متعلق جب کہ وہ انہیں طلاق دینے کا ارادہ کر لیں عمل لائیں اللہ کا حکم و ارشاد
ہر صورت میں پورا ہوتا ہے ۞ اللہ نے جس کو حلال کیا ہے ایسے کام کو کرنے میں نبی (کریم) پر کوئی حرج نہیں ہے
اللہ تعالیٰ کا یہی دستور ہے کہ انبیاء سابقین کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ کا حکم وہی فیصلہ ہے جو پہلے طے ہو چکا ہوتا ہے
۞ جو اللہ تعالیٰ کے احکام و ارشادات کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں یعنی پیغمبران مقدس وہ اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں وہ
اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے اور اللہ بس ہے حساب لینے والا ۞

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۝۴۰ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝۴۱ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۴۲ هُوَ الَّذِیْ يُصَلِّیْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝۴۳ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝۴۴ يٰٓاَيُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۴۵ لا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝۴۶ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝۴۷ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۴۸

نہیں ہیں محمد (فداہ روحی) کسی کے باپ تمہارے مردوں میں سے بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے ۝ اے ایمان والو! یاد کیا کرو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے ۝ اور اس کی پاکی بیان کیا کرو صبح و شام ۝ اللہ وہ ہے جو رحمت نازل کرتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے بھی (تم پر نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں) تاکہ وہ نکال کر لے جائے تمہیں (طرح طرح کے) اندھیروں سے نور کی طرف اور وہ مومنوں پر ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے ۝ انہیں یہ دعا دی جائے گی جس روز وہ اپنے رب کریم سے ملیں گے ہمیشہ سلامت رہو اور اس نے تیار کر رکھا ہے ان کے لئے عزت والا اجر ۝ اے نبی (مکرم) ہم نے بھیجا ہے آپ کو (سب سچائیوں کا) گواہ بنا کر اور خوشخبری سنانے والا اور بروقت ڈرانے والا ۝ اور دعوت دینے والا اللہ کی طرف اس کے اذن سے اور آفتاب روشن کر دینے والا ۝ اور آپ مژدہ سنا دیں مومنوں کو کہ ان کے لئے اللہ کی جناب سے بڑا ہی فضل ہے ۝ اور نہ کہنا مانیں کافروں اور منافقوں کا اور پرواہ نہ کریں ان کی اذیت رسانی کی اور بھروسہ رکھو اللہ پر اور کافی ہے اللہ تعالیٰ (آپ کا) کارساز (سورۃ ۳۳/۴۰ تا ۴۸ * ت: ض)

۴۰: "محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں" تو حضرت زید کے بھی آپ حقیقت میں باپ نہیں کہ ان کی منکوحہ آپ کے لئے حلال نہ ہوتی۔ قاسم و عبداللہ (طیب و طاہر) اور ابراہیم حضور کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں مرد کہا جائے انہوں نے بچپن ہی میں وفات پائی۔ "ہاں اللہ کے رسول ہیں"

سب رسول ناصح شفیق واجب التوقیر اور لازم الطاعۃ ہونے کے لحاظ سے اپنی امت کے باپ کہلاتے ہیں بلکہ ان کے
حقوق حقیقی ماں باپ کے حقوق سے بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے امت حقیقی اولاد نہیں ہو جاتی اور حقیقی اولاد کے تمام احکام
وراثت وغیرہ اس کے لئے ثابت نہیں ہوتے۔ "اور سب نبیوں میں پچھلے" یعنی آخر الانبیاء کہ نبوت آپ
پر ختم ہو گئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے
تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے
اور آپ ہی کے قبلہ کعبہ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نص قرآنی بھی
اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حد تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور
سب سے پچھلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا
ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر اور خارج از اسلام ہے۔ "اور اللہ سب کچھ جانتا ہے"۔ (کنزالایمان)
۴۱۔ اے ایمان والو! اللہ کو یاد کرو جیسا کہ وہ اہل ہے یعنی اس کی تہلیل و تحمید و تکبیر وغیرہ بہت
زیادہ ذکر یعنی ہر وقت ذکر کرو رات ہو یا دن، سردی ہو یا گرمی اور ہر مکان میں جنگل ہو یا دریا، زمین
ہو یا پہاڑ اور ہر حال میں حضر ہو یا سفر صحت و عافیت یا بیماری سرّاً یا جہراً، کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر
کروٹ پر اور طاعت الٰہی میں اخلاص اور قبولیت اور توفیق کا سوال ضروری ہے اور ہر وقت تمام گناہوں سے بچنے
کی آرزو کرنا چاہیئے اور توبہ و استغفار کرنا لازمی ہے اور نعمتوں پر شکر اور تکالیف و مصائب میں صبر
خلاصہ یہ کہ ذکر الٰہی کی کوئی حد معلوم نہیں باقی فرائض کی حد مقرر ہے (روح البیان)
۴۲۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو۔ سبحان اللہ بحمدہ و سبحان اللہ العظیم کہو بری باتوں سے اس کی پاکی
بیان کرو کہ وہ سب عیبوں سے پاک ہے۔ بعض نے اس سے صبح اور عصر کی نماز مراد لی ہے۔ ذکر الٰہی اور
تسبیح و تہلیل کے بہت کچھ فضائل احادیث میں آئے ہیں۔ انسان کی دنیا کی کمائی میں سے یہی بڑا حصہ ہے
۴۳۔ اپنے بندے پر اللہ تعالیٰ کے صلوٰۃ بھیجنے کے دو مطلب بیان کئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے
فرشتوں کے سامنے اپنے مقبول بندے کی تعریف فرماتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اس پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے
* اور فرشتوں کا صلوٰۃ بھیجنے کا یہ مفہوم ہے کہ وہ اس کے لئے مغفرت اور بخشش کی التجائیں
کرتے ہیں۔ اعتقاد کی کسی خرابی، عمل کی کسی کوتاہی یا غفلت اور سستی کے باعث وہ (بعض لوگ)
جس قسم کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں وہاں سے نکال کر ہدایت کی روشنی اور

اور احاطے میں لے آتا ہے یا حالت قبض کی وجہ سے ان کے سلوک میں اور کیفیات میں جو جمود اور کمی واقع ہو گیا ہے
اس سے نکال کر بسط کی کیفیت سے دوچار کر دیتا ہے اس کی رحمت کا یا دل اپنے بندوں پر ہمیشہ ہر حال میں رہتا ہے

۴۴۔ ایک مفہوم یہاں یہ بیان کیا گیا ہے کہ "جب اہل ایمان بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں گے اور شرف دیدار نصیب ہوگا تو ایک دوسرے کو السلام علیکم کے دلنواز کلمات سے امن و سلامتی کی نوید دیں گے۔ دوسرا مطلب یہ بتایا گیا ہے کہ جب محبوب کا چہرہ بے نقاب ہوگا چشم شوق اور دل حسرت مند لذت دید سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے تو محبوب حقیقی کی طرف سے دعا دی جائے گی "سلام" یعنی سلامت رہو۔ "اور اس نے تیار کر رکھا ہے ان کے لئے عزت والا اجر" (ضیاء القرآن)

۴۵۔ "اے (محبوب) ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے" ابن مبارک نے سعید بن مسیب کا قول بیان کیا ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا کہ صبح و شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو آپ کے سامنے نہ لایا جاتا ہو۔ آپ اپنی امت کو ان کے چہروں سے پہچانتے ہیں اس لئے آپ ان پر شہادت دیں گے (کہ یہ میری امت والے ہیں) یا شاہد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب امت محمدیہ شہادت دے گی کہ تمام پیغمبروں نے اپنی اپنی امتوں کو اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کی تصدیق کریں گے ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن نوح ؑ کو بلا کر پوچھا جائے گا کہ تم نے (میرا پیام) پہنچا دیا تھا۔ نوح ؑ کہیں گے جی ہاں، پھر ان کی امت کو طلب فرما کر دریافت کیا جائے گا کہ کیا تم کو نوح ؑ نے میرا پیام پہنچا دیا تھا وہ کہیں گے ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا۔ ہمارے پاس کوئی نبی آیا۔ اس پر نوح ؑ سے کہا جائے گا تمہارا شاہد کون ہے۔ حضرت نوح ؑ کہیں گے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی امت (بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو سعید خدری) ●
"وہ (انبیاء پر ایمان لانے والوں کو) جنت کی بشارت دینے والا اور انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کو) دوزخ سے ڈرانے والا۔ (تفسیر مظہری)

۴۶۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ حضور علیہ السلام رب کی ذات کی طرف خلق کو دعوت دیتے ہیں صرف داعی الی الصفات نہیں۔ دوسرے یہ کہ حضور ساری خلق کے داعی نبی ہیں کیونکہ بیان بغیر قید آپ کی رسالت مذکور ہوئی ○ آسمان کا سورج دن کو رات اور قبر کی رات کو دن نہیں بنا سکتا مدینہ منورہ کا یہ سچا سورج وہاں بھی اجالا بخشتا ہے کہ اس کی تجلی سے قبر میں روشنی دل میں نور پیدا ہوتا ہے (نور العرفان)
○ سراج منیر چراغ روشن (سراج منیر محاورہ عرب میں آفتاب کو کہتے ہیں) تمام دنیا ظلمات اور

رات میں یوں ہی اندھیرا تھی تھی جب اللہ تعالیٰ کا آفتاب جہاں تاب مکہ کی پہاڑیوں پر جلوہ گر ہوا اس نے مشرق سے مغرب تک کو منور کر دیا۔ جس نبی میں یہ اوصاف ہوں اور اس نے دنیا کو منور کر دیا ہو اس کے بعد اور کوئی آ کر کیا کرتا۔ ایک آفتاب کے بعد دوسرے کی کیا ضرورت

۴۷۔ ایمان داروں کو خوشخبری دیجئے کہ اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے دنیا میں ان کو ہر طرح سے سرفرازی دے گا اور آخرت میں اجر عظیم (جنت) دے گا۔

۴۸۔ اب رہے کافر و منافق جو تصدیق نہیں کرتے اور طرح طرح کے بہتان باندھتے اور طعن کرتے ہیں اور آپ کو اپنی مرضی کے موافق کرنا چاہتے ہیں سو ان کا کہنا نہ مانئے اور ان کی تکلیف اور ایذا سے درگزر کیجیے اور اللہ پر بھروسہ رکھیے یہ تمہارا کیا کر سکتے ہیں اور اللہ کارسازی کے لئے بس ہے۔ آپ کو ان کی کیا احتیاج ہے جو نہیں مانتا نہ مانے (تفسیر حقانی)

لغوی اشارے ۞ بُكْرَةً : دن کا اول حصہ، صبح ۞ اَصِيْلًا : شام، عصر و مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں ۞ تَحِيَّتُهُمْ : ان کی دعاء ملاقات، ان کی دعائے خیر ۞ يَلْقَوْنَهٗ : وہ پائیں گے، اس کی پیشی میں جائیں گے ۞ مُبَشِّرًا : خوشخبری دینے والا، اہل ایمان کو سعادت اخروی اور جنت دوامی کی بشارت دینے والا ۞ نَذِيْرًا : ڈرانے والا، قرآن مجید میں نذیر سے مراد نافرمانوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ہے ۞ دَاعِيًا : بلانے والا، پکارنے والا ۞ اِذْن : حکم، ارادہ، اجازت، مشیت ۞ دَعْ : تو چھوڑ دے ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم میں سے کسی مرد آدمی کے والد نہیں البتہ وہ اللہ تعالیٰ کے (محبوب) رسول اور سب سے آخر میں بعثت پانے والے یعنی خاتم النبیین ہیں اللہ تعالیٰ ہر بات کا جاننے والا ہے ۞ اے اہل ایمان اللہ تعالیٰ کا بہت کثرت کے ساتھ ذکر کیا کرو ۞ اور صبح اور شام اس کی تسبیح بیان کرو ۞ وہی یعنی اللہ تو ہی تم پر رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے ملائکہ بھی کہ تمہیں تیرگیوں سے نکالیں اور اجالوں میں لائیں اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر بڑا مہربان ہے ۞ جس روز اہل ایمان اللہ کی پیشی میں حاضر ہوں گے تو ان کے لئے سلامتی کا انعام ہوگا اور ان کے لئے اعزاز والا اجر تیار ہوگا ۞ اے محبوب نبی (کریم) ہم نے آپ کو سعادت اخروی کی خوشخبری دینے والا اور اللہ کی نافرمانی سے روکنے کے لئے قہر الٰہی سنانے والا بنا کر بھیجا ہے ۞ بحکم الٰہی اللہ کی طرف لوگوں کو دعوت دینے والا اور روشن آفتاب بنایا ہے ۞ اے حبیب اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضل کی خوشخبری دیجئے ۞ اور کفار و منافقین کا کہا نہ مانیے اور ان کی ایذا رسانی سے درگزر کیجیے اور اللہ پر کامل بھروسہ کیجیے اللہ ہی بس ہے کارسازی و کرم کے لئے ۞

يَآيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ اَن
تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ج فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ
سَرَاحًا جَمِيلًا ۝ يَآيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيٓ اٰتَيْتَ
اُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ
وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ
وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ
يَّسْتَنْكِحَهَا ق خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ط قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا
عَلَيْهِمْ فِيٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ
حَرَجٌ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ ۵۰

اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو تو انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح چھوڑ دو۔

اے نبی (مکرم) ہم نے تمہارے لئے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو تم مہر دو اور تمہارے
ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور
ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان
نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے یہ خاص تمہارے لئے ہے امت کے لئے نہیں۔ ہمیں معلوم
ہے جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے ان کی بیبیوں اور ان کے ہاتھ کا مال کنیزوں میں یہ خصوصیت تمہاری
اس لئے کہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ (۳۳/۴۹ تا ۵۰ * ت ک)

۴۹ "اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے (کسی وجہ سے) طلاق دے دو"۔ یہ حکم مسلمان عورتوں کا بھی ہے اور کتابی عورتیں جن سے مسلمانوں نے نکاح کرلیا ہو ان کا بھی یہی حکم ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ صرف مومنات کا ذکر کرنے سے اس امر کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ مسلمان عورتوں سے ہی نکاح کرنا مسلمانوں کے لئے مناسب ہے۔ "تو تمہارے لئے ان پر کوئی عدت (واجب) نہیں جس کو شمار کرنے لگو"۔ عدت یعنی وہ ایام جن میں عورت کے لئے نکاح کرنا ممنوع ہے۔ اس حکم پر تمام امت کا اتفاق ہے۔ "تو ان کو کچھ متاع (مال) دے دو"۔ اور خوبصورتی کے ساتھ ان کو رخصت کردو۔ یعنی اپنے گھروں سے باہر جانے دو

اور ان کی راہ نہ روکو کیونکہ ان پر ملامت لازم نہیں ہے۔ "جمیلاً" سے مراد بغیر دکھ پہنچائے ہے۔ (تفسیر مظہری)

۵۰۔ اسلام نے مردوں کو بشرط عدل کے ساتھ چار شادیوں کی اجازت دی ہے۔ جس کی حکمتیں سورہ نساء میں بیان ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خاص حکمتوں کے پیش نظر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چار سے زیادہ ازواج کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ دشمنانِ اسلام نے اس بات کو بھی ہدف تنقید بنایا خصوصاً عیسائی پادریوں نے اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو یہ اجازت سراسر حکمت نظر آتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ سب سے پہلے جس ہستی کو حضورؐ نے شرف زوجیت بخشا ان کا اسم گرامی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہے۔ اس وقت حضورؐ کا عنفوان شباب تھا۔ عمر مبارک پچیس سال تھی۔ حضرت خدیجہ دو بار بیوہ ہونے کے بعد اپنے چالیسویں سال میں تھیں لیکن ان کے ساتھ زوجیت کے تعلقات اتنے خوشگوار تھے کہ ان کے وصال تک حضورؐ کسی دوسری کا کبھی خیال بھی نہیں فرمایا اور ان کے وصال کے بعد بھی اکثر ان کا ذکر خیر فرمایا کرتے یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ بھی رشک کرنے لگتیں۔ حضرت خدیجہ کے وصال کے بعد ایک عمر رسیدہ خاتون حضرت سودہؓ بنت زمعہ سے نکاح فرمایا۔ حضرت عائشہؓ سے عقد اگرچہ ہجرت سے پہلے ہو چکا تھا لیکن رخصتی ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ حضرت حفصہؓ حضرت سیدنا عمرؓ کی صاحبزادی تھیں ان کی شادی خنیس بن حذافہ سے ہوئی تھی وہ احد میں شدید زخمی ہوئے تھے اور وفات پائے۔ حضرت عمرؓ اپنی صاحبزادی کے مستقبل کے متعلق بڑے پریشان تھے حضورؐ کا انہیں شرف زوجیت بخشنا نہ صرف حضرت حفصہؓ کی دلجوئی کا باعث ہوا بلکہ اس سے زیادہ حضرت عمرؓ کی بہت بڑی پریشانی دور ہوئی۔ حضورؐ کی جتنی شادیاں ہوئیں ان سے دین کی تبلیغ اور اس کی اشاعت میں بڑا فائدہ ہوا ان سے مقصود اپنے یا تو اپنے غمزدوں کی دلجوئی تھی اور یا دشمن قبائل کے ساتھ محبت و مودت کے تعلقات قائم کرنے تھے ان شادیوں سے کسی شادی کو عشرت کوشی کی علامت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ "اور مومن عورت اگر وہ اپنی جان نبی کو نذر کر دے" اس کا تعلق یا تو "اِنْ وَّهَبَتْ" کے ساتھ ہے یعنی کوئی مومن عورت اپنے آپ کو بغیر مہر کے پیش خدمت کرے اور حضورؐ اسے قبول فرمائیں تو اس کا مہر ادا کرنا ضروری نہیں۔ یہ حکم صرف حضورؐ کے ساتھ مخصوص ہے۔ عام مسلمانوں کے لئے بغیر مہر کے نکاح جائز نہیں۔ لیکن اس رخصت کے باوجود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک کا مہر ادا کیا اور یا اس لفظ کا تعلق چار سے زیادہ شادیاں کرنے کی رخصت سے ہے یعنی

یہ اجازت صرف حضور کو ہے اور کسی کو نہیں (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ۞ تَمَسُّوهُنَّ : تم (ان) (عورتوں) کو ہاتھ لگاؤ ۞ عِدَّةٍ : گنتی، شمار ۞
سَرِّحُوهُنَّ : تم ان عورتوں کو رخصت کر دو ۞ سَرَاحًا : رخصت کرنا، چھوڑنا ۞ جَمِيلًا : بہتر
خوب تر ۞ أُجُورَهُنَّ : ان کا حق، ان کا مہر ۞ مَلَكَتْ : مالک ہوں، ملک میں ہوں ۞ يَمِينُكَ :
تیرا سیدھا ہاتھ ۞ أَفَاءَ : اس نے لوٹایا، اس نے ہاتھ لگوا دیا، اس نے فئے میں عطا فرمایا ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ اے ایمان والو! مومن عورتوں سے جب تم نکاح کرو اور انہیں چھوئے بغیر
اگر تم انہیں طلاق دے دو تو پھر تمہارے واسطے ان پر کوئی عدت نہیں ہے جس کا شمار کیا جائے لہٰذا انہیں
ارشاد الٰہی ہے کہ
دے کر عمدگی کے ساتھ چھوڑ دو ۞ اے نبی (مکرم) آپ کے لئے ہم نے ان بیویوں کو حلال فرما دیا ہے جن کا
آپ نے مہر ادا کر دیا یا وہ مستورات جو بطور غنیمت اللہ نے عطا کیا اور چچا کی بیٹیاں، پھوپھی زاد اور
ماموں زاد اور وہ بھی جو ہجرت کر کے آپ کے ہمراہ دارالہجرہ مدینہ منورہ آئیں اور وہ مومنہ جو اپنی
جان کو آپ کی نذر کرے تاہم شرط یہ ہے کہ نبی بھی ان سے مناکحت چاہیں۔ یہ خصوصی مراعات و
اجازت صرف آپ کے واسطے ہے اور اہل ایمان کے لئے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم کو
علم ہے جو کچھ اہل ایمان پر ان کی بیویوں اور کنیزوں کے بارے میں تعین و مقرر کیا ہے یہ
اس لئے کہ آپ پر کوئی دقت و دشواری نہ رہے اور اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا اور نہایت مہربان ہے

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ
عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ
وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝ 51 لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ
اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝ 52 ع

(۳۳/۵۱ تا ۵۲ * ت: من)

(آپ کو اختیار ہے) دور کر دیں جس کو چاہیں اپنی ازواج سے اور اپنے پاس رکھیں جس کو آپ چاہیں اور اگر آپ (دوبارہ) طلب کریں جن کو آپ نے علیحدہ کر دیا تھا تب بھی آپ پر کوئی مضائقہ نہیں۔ اس (رخصت) سے پوری توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور وہ آزردہ خاطر نہ ہوں گی اور سب کی سب خوش رہیں گی جو کچھ آپ انھیں عطا فرمائیں گے اور (اے لوگو) اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بڑا بردبار ہے ۝ حلال نہیں آپ کے لئے دوسری عورتیں اس کے بعد اور نہ اجازت ہے آپ تبدیل کریں ان ازواج سے دوسری بیویاں اگرچہ پسند آئے آپ کو ان کا حسن بجز کنیزوں کے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگران ہے

(۳۳/۵۱ تا ۵۲ * ت: ض)

۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار دے دیا گیا ہے کہ جس بی بی کو چاہیں پاس رکھیں اور بی بیوں کی باری مقرر کریں یا نہ کریں لیکن باوجود اس اختیار کے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام ازواج کے ساتھ عدل فرماتے اور ان کی باریاں برابر رکھتے بجز حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے جنھوں نے اپنی باری کا دن حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا تھا اور بارگاہ رسالت میں عرض کیا تھا کہ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میرا حشر آپ کی ازواج میں ہو۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ یہ آیت ان عورتوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنی جانیں حضورؐ کو نذر کیں اور حضورؐ کو اختیار دیا گیا کہ ان میں جس کو چاہیں قبول کریں اس کے ساتھ تزویج فرمائیں اور جس کو چاہیں انکار فرمائیں * ازواج میں آپ نے جس کو معزول یا ساقط القسمہ کر دیا پھر آپ جب چاہیں اس کی طرف التفات فرمائیں اور اس کو نوازیں اس کا آپ کو اختیار دیا گیا ہے

* کیونکہ جب وہ یہ جان لیں گی کہ یہ تفویض اور یہ اختیار آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے تو ان کے قلوب مطمئن ہو جائیں گے ۔ (کنزالایمان)

۵۲ - جب اللہ تعالیٰ نے امہات المومنین کو اجازت دے دی کہ چاہیں تو وہ فقر و فاقہ کے ساتھ اس کے رسول کی خدمت میں رہیں، چاہیں تو الگ ہو جائیں ۔ ان سب نے دنیا اور سامان دنیا کو ٹھکرا کر کاشانہ نبوت میں عسرت اور تنگی کی زندگی کو خوشی سے قبول کیا ۔ اللہ تعالیٰ کو ان کا یہ ایثار بہت پسند آیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ اب کسی اور کو شرف زوجیت نہ بخشا جائے چنانچہ اس کے بعد حضور نے کسی دوسری آزاد عورت کے ساتھ نکاح نہیں فرمایا ، البتہ کنیزوں کے متعلق رخصت بدستور باقی رکھی گئی ۔ (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ۞ إِبْتَغَيْتَ : تو نے چاہا ۞ عَزَلْتَ : تو نے ایک کنارے کر دیا ، تو نے جدا کر دیا ، تو نے علیحدہ کر دیا ۞ اَدْنٰی : زیادہ نزدیک ۞ تَقَرَّ : وہ ٹھنڈی رہے ۞ يَرْضَيْنَ : راضی رہیں گی ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ (اے محبوب) یہ آپ کی مرضی پر ہے اور آپ کو اختیار ہے کہ جس بی بی (زوجہ محترمہ) کو چاہیں الگ رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے ساتھ رکھیں اور جس کو آپ نے الگ کر دیا ہو اگر پھر سے طلب کریں تو اس پر کوئی حرج نہیں اس واسطے کہ وہ خوش اور آسودہ رہیں رنجیدہ اور غمگین نہ ہوں اور آپ انہیں جو کچھ عطا کریں اسے پا کر وہ مسرور رہیں ۔ دلوں میں جو کچھ بات ہے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے اور وہ بڑے حلم والا بردبار ہے ۞ ان کے علاوہ اور مستورات آپ کے لئے روا نہیں نہ یہ کہ ان کو علیحدہ کر کے چھوڑ کر اور بی بیاں خواہ ان کا جمال کتنا ہی بھائے تاہم وہ جو آپ کے ہاتھ کا مال یعنی کنیزوں کے متعلق آپ کو اختیار ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کا نگراں ہے ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ
نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا
مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ ۖ وَاللَّهُ لَا
يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ
ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ
وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ
عَظِيمًا ۝ ۵۳ إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ ۵۴

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے
جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق
ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ
فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے
کے باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ
رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے
نزدیک بڑی سخت بات ہے ۝ اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بے شک اللہ سب کچھ
جانتا ہے ۝ (۳۳/۵۳ تا ۵۴ * ت: کم)

۵۳ ۔ مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجروں میں داخل ہونے یا نہ ہونے کے متعلق ہدایات دی جا رہی ہیں۔
فرمایا جب تک حضور اجازت نہ دیں تمہارا داخل ہونا قطعاً ممنوع ہے اور جب اجازت ملے تو داخل ہو سکتے ہو
اور وہ بھی ٹھیک وقت کے لئے کہ کھانا کھاؤ اور اس کے بعد فوراً اٹھ کر چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں بیٹھ کر باتیں
کرنے لگو اور حضور کو اس طرح تمہارے دیر تک بیٹھنے سے تکلیف پہنچے۔ حضور تو اپنی شرم (مروت) کی وجہ
سے تمہیں اٹھ کر چلے جانے کا حکم نہیں فرمائیں گے اور خاموش رہیں گے لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی باتوں سے
خبردار کرنے سے حیا نہیں کرتا جن کا جاننا تمہارے لئے ضروری ہے * بعض لوگوں کا دستور تھا کہ جب حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی حجرہ شریفہ سے دھواں اٹھتا دیکھتے تو باہر آ کر اس انتظار میں بیٹھے رہتے کہ ابھی

کھانا تیار ہوگا اور تمہیں اُس کھانے کی دعوت دی جائے گی ۔ بِن بلائے مہمان بننے کی ممانعت کی جا رہی ہے ● یہاں دوسرا ادب سکھایا جا رہا ہے کہ تمہیں حضور کے اہلِ خانہ سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے کھڑے ہو کر مانگو اندر گھس آنے کی قطعاً اجازت نہیں ● یہ طریقہ کار تمہارے لئے اور امہات المومنین کے لئے قلب کی پاکیزگی کا باعث ہے * یہاں اس بات کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے کہ کبھی استاد کی اہلِ خانہ اپنے شاگردوں سے پردہ کرنا ضروری نہیں سمجھتیں ۔ اس آیت سے تنبیہ فرما دی کہ جب مسلمانوں کو ازواجِ مطہرات کے ہاں گھس آنے کی اجازت نہیں تو اور کون ہے جو اس رخصت کا مستحق ہو ۔ شیطان کسی وقت بھی دل میں فاسد خیال پیدا کر سکتا ہے ۔ پردے کا حکم جو تمہیں دیا گیا ہے اس میں ہرگز تساہل نہ کرو بلکہ سختی سے اس پر عمل

● ارشاد فرمایا کہ تمہیں کسی ایسے کام کے کرنے کی اجازت نہیں جس سے میرے رسول کو تکلیف پہنچے ۔ تمہارا فرض ہے کہ ہر ایسے کام سے اجتناب کرو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرانئ طبع کا سبب بن سکتا ہے

● یہاں ایک اور حکم بیان فرمایا کہ حضور ؐ کے وصال کے بعد حضور کی ازواجِ مطہرات سے کسی کو نکاح کرنے کی اجازت نہیں ۔ وہ تمہاری مائیں ہیں اور تم پر قطعاً حرام ہیں تم اس چیز کو معمولی بات مت خیال کرو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت ہی بڑا جرم ہے کبیرہ گناہ ہے ۔ (ضیاء القرآن)

۵۴ ۔ اگر تم ظاہر کرو ایسا امر جس میں بھلائی نہ ہو یا اسے تم اپنے سینوں میں چھپاؤ اور اسے زبان پر نہ لاؤ تو بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے کے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے اس لئے وہ تمہیں تم سے صادر شدہ اعمال کی جزا و سزا دے گا خواہ اعمال ظاہر ہوں یا پوشیدہ ۔ آیت میں عام معاصی کی طرف اشارہ ہے

(روح البیان)

لغوی اشارے ● مُسْتَأْنِسِيْنَ : جی لگانے والے ، دلچسپی کے ساتھ بیٹھے رہنے والے ● يَسْتَحْيِيْ : وہ شرم کرتا ہے ● وَرَآءِ : آڑ ، حد فاصل ● حِجَاب : پردہ ، اوٹ ، ملنے سے روکنا ● (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ● حکم دیا جا رہا ہے کہ جب تک اجازت نہ دی جائے یا دعوتِ طعام نہ دی جائے نبی ؐ کے گھروں میں نہ داخل ہونا اور نہ یوں کہ کھانا پکنے کا انتظار کرتے بیٹھو البتہ جب بلائے جاؤ تو جاؤ اور کھانے سے فارغ ہوتے ہی لوٹ آؤ (اور) گفتگو کرتے ہوئے بیٹھے نہ رہنا اس سے نبی اکرم کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ مروتاً کچھ نہیں فرماتے اللہ تعالیٰ حق کے اظہار میں حیا نہیں فرماتا جب نبی کریم کی ازواج مطہرات سے کچھ مانگو تو پردہ کی اوٹ سے مانگنا کہ اس میں بہت پاکیزگی ہے ہر دو تمہیں یہ روا نہیں کہ رسول اللہ ؐ کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ تمہیں یہ زیبا ہے کہ ان کے بعد ان کی ازواج سے نکاح کرو یہ بات اللہ کے پاس بڑی شدید ہے ● تم کسی کو ظاہر کرو یا پوشیدہ رکھو ہر بات اللہ کے علم میں ہے

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ
اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ
وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ ۵۵ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ
يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا
۝ ۵۶ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ
احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ ۵۸ ع يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ
وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ
فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ۵۹

(حاشیہ:) اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ ۵۷

ان عورتوں پر کچھ گناہ نہیں اپنے باپ کے سامنے ہونے میں نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ بھائیوں کے
اور نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی عورتوں کے اور نہ اپنے ہاتھوں کے مال
کے (یعنی غلاموں کے) اور اللہ سے ڈرتی رہو بے شک اللہ کے سامنے ہر چیز موجود ہے ۝ بے شک
اللہ اور اس کے فرشتے نبی (مکرم) پر درود بھیجتے رہتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود
وسلام بھیجتے رہو ۝ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا اور آخرت
میں لعنت کی اور ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۝ جو ایمان والے مرد اور عورتوں کو
ناکردہ گناہوں پر ستاتے ہیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ اٹھایا ۝ اے نبی (مکرم) اپنی بیویوں
اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے مونہوں پر نقاب ڈالا کریں اس سے ہوگا یہ
کہ وہ پہچانی جایا کریں گی کہ پھر ستائی نہ جائیں گی اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مہربان ہے ۝

سورۃ ۳۳
(۵۵ تا ۵۹ * ت ح)

۵۵- ان کی بیویوں پر کچھ گناہ نہیں اس میں کہ وہ ان لوگوں سے پردہ نہ کریں جن کا آگے
ذکر ہوا یا جاتا ہے * " ان کے باپ اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں " یعنی ان
اقارب کے سامنے آنے اور ان سے کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں " اور اپنے دین کی عورتوں "
یعنی مسلمان بیبیوں کے سامنے آنا جائز ہے اور کافرہ عورتوں سے پردہ کرنا اور اپنے جسم چھپانا

لازم ہے سوائے جسم کے ان حصوں کے جو گھر کے کام کاج کرنے کے لئے کھولنے ضروری ہوتے ہیں ([illegible]) اور اپنی
کنیزوں میں" یہاں چچا اور ماموں کا صراحۃً ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین
کے حکم میں ہیں۔" اور اللہ سے ڈرتی رہو بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔" (کنزالایمان حاشیہ)

۵۶۔ اس آیت کریمہ کی شان وجلالت کو سمجھنے کے لئے پہلے اس کے کلمات طیبات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس
فعل صلوٰۃ (درود) کے
ارشاد میں تین فاعل ہیں اللہ تعالیٰ۔ فرشتے اور اہل اسلام۔ جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی
یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وثنا کرتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کی
اور جب اس کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوٰۃ کا معنی دعا ہے کہ ملائکہ بارگاہ میں اس کے محبوب رسول کے درجات
کی بلندی اور مقامات کی رفعت کے لئے دست بدعا ہیں۔ حکم حق تعالیٰ ہے۔ اے اہل ایمان تم بھی میرے محبوب
کی رفعت شان کے لئے "درود بھیجا کرو اور سلام عرض کیا کرو" ● اگرچہ صلوٰۃ بھیجنے کا ہمیں حکم دیا جا رہا ہے
لیکن نہ ہم شان رسالت کو کما حقہٗ جانتے ہیں اور نہ اس کا حق ادا کر سکتے ہیں اس لئے اعتراف عجز کرتے ہوئے
ہم عرض کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ الخ یعنی مولا کریم آپ ہی اپنے محبوب کی شان کو اور قدر ومنزلت
کو جانتے ہیں اس لئے آپ ہی ہماری طرف سے اپنے محبوب پر درود بھیجئے جو ان کے شایان شان ہو۔ اس
آیت میں ہمیں بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور احادیث کثیرہ میں بھی
درود شریف کی شان بیان فرمائی گئی ہے ● درود شریف کی شان وفضیلت وجزا کے متعلق چند
احادیث مبارکہ تبرکاً پیش نذر ہیں۔ * رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جبرئیل میرے پاس
آئے اور انہوں نے یہ بتایا کہ جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار
درود پڑھے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ (بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ)

* رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ مجھ پر درود
پڑھے اور جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا (بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ)

* رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے"
(بروایت سیدنا امام حسین علیہ السلام)

* حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے
ہیں نہ اس کے نبی پر درود پڑھتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے وبال ہوگی چاہے تو ان کو عذاب

دے دیا جائے تو اس کو بخش دے (بروایت حضرت ابوہریرہؓ)

دعا جب تک درود پاک نہ پڑھا جائے وہ قبول نہیں ہوتی بلکہ زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے (حضرت عمرؓ)

حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ تشریف فرما تھے میں نے نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہو کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر میں نے درود پاک پڑھا پھر اپنے لئے دعا مانگنے لگا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "اب مانگ تجھے دیا جائے گا"۔

حضرت طفیلؓ اپنے والد ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں آپ ارشاد فرمائیے کہ میں کس قدر پڑھا کروں فرمایا "جتنا دل چاہے"۔ میں نے عرض کیا کیا وقت کا چوتھائی حصہ فرمایا "جتنا تیرا جی چاہے" اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے"۔ عرض کیا۔ نصف وقت۔ فرمایا "جتنا تیرا جی چاہے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے" میں نے عرض کیا دو تہائی وقت۔ فرمایا "جتنا تیرا جی چاہے اگر زیادہ کرے تو افضل ہے"۔ میں نے عرض کیا میں اپنا سارا وقت حضورؐ پر درود شریف پڑھتا رہوں گا فرمایا "تب یہ درود تیرے رنج و الم دور کرنے کے لئے کافی ہے اور تیرے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے"۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک لیا جائے تو درود شریف پڑھے جب نام آئے لکھے تو ساتھ درود پاک لکھے۔

حضرت عبداللہ بن حسن اپنی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا اپنی دادی صاحبہ حضرت خاتون جنت سے روایت کرتے ہیں: قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم ثم قال اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک واذا خرج صلی علی محمد وسلم ثم قال اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک۔ (ضیاء القرآن)

۵۷۔ "بے شک جو لوگ اللہ کو اذیت دیتے ہیں" ان سے مراد ہیں یہودی، عیسائی وغیرہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدم کے بیٹے نے میری تکذیب کی اور اس کو ایسا کرنا جائز نہ تھا اور آدم کے بیٹے نے مجھے (سب و شتم) کیا اور اس کے لئے یہ جائز نہ تھا۔ تکذیب تو یہ ہے کہ

وہ کہتا ہے جس طرح خدا نے مجھے پہلی بار پیدا کیا ایسا دوبارہ نہیں کرے گا حالانکہ پہلی مرتبہ پیدا کرنا دوسری مرتبہ پیدا کرنے سے آسان نہیں ہے اور میرے لئے سب و شتم یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ نے اپنی اولاد بنا لی ہے حالانکہ میں احد ہوں بے نیاز ہوں نہ کسی کا والد نہ کسی کا مولود اور میرا کفو کوئی نہیں۔ (بروایت حضرت ابوہریرہؓ) *

" اور اس کے رسول کو " جمہور کے نزدیک (یؤذون کا ایک ہی معنی مراد ہے) مطلب یہ ہے کہ ایسے کام کرتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو ناپسند ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ موذیاءِ خدا کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے کیا گیا ہو۔ یؤذون اللہ کا معنی یؤذون رسول اللہ ہی ہو گویا جس نے رسول اللہ کو دکھ پہنچایا اس نے اللہ کو ایذا پہنچائی۔ " دنیا اور آخرت میں ان پر اللہ کی لعنت ہے اور اللہ نے ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے "۔ (مسئلہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اطہر، دین، نسب اقدس یا حضور کی کسی صفت مبارکہ پر طعن کرنا اور صراحتاً یا کنایتہً یا اشارۃً یا بطور تعریض آپ پر نکتہ چینی کرنا اور عیب لگانا کفر ہے ایسے شخص پر دونوں جہان میں اللہ کی لعنت، دنیوی سزا سے اس کو توبہ بھی نہیں بچا سکتی ابن ہمام نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو شخص دل سے نفرت کرے وہ مرتد ہو جائے گا۔ برا کہنا تو بدرجہ اولیٰ مرتد بنا دیتا ہے اگر اس کے بعد توبہ بھی کرے تو قتل کی سزا ساقط نہیں ہو سکتی۔ اہل فقہ نے لکھا ہے یہ قول علماء کوفہ (امام ابو حنیفہؒ، صاحبینؒ وغیرہ) کا اور امام مالک کا ہے۔ ایک روایت میں حضرت ابوبکرؓ کا بھی یہی فتویٰ منقول ہے۔

۵۸۔ " اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بے خطا دکھ دیتے ہیں یعنی جو مومن مرد و عورت بے قصور ہوں کسی ایسے جرم کا ارتکاب نہ کیا ہو کہ ان کو دکھ پہنچانا لازم ہو یا ان کو جو لوگ اذیت پہنچاتے اور ان کو ناکردہ گناہ کے ساتھ متہم کرتے ہیں " وہ بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بار اپنے اوپر اٹھاتے ہیں "۔ سببِ نزول خواہ اخص ہو مگر الفاظ عام ہیں ہر وہ شخص جو کسی مسلمان مرد عورت کو بے وجہ اذیت پہنچائے آیت کے حکم میں داخل ہے (علامہ ثناء اللہ عثمانیؒ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا " مسلم وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کے ظلم و ایذا) سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے کہ لوگوں کو اپنی جان و مال کا اس کی طرف سے اندیشہ نہ ہو (بروایت حضرت ابوہریرہؓ۔ ترمذی، نسائی) (تفسیر مظہری)

۵۹۔ اے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو فرما دیجئے اور اہل ایمان کی عورتوں سے فرما دیں کہ ضرورت کے لئے گھر سے باہر جائیں تو چہرے اور بدن پر بڑی چادر اوڑھ لیا کریں (کنیزوں

کی طرح چہرے اور بدن کو کھلا کر کے نہ نکلیں تاکہ برے لوگ کنیزیں سمجھ کر ان کے درپے نہ ہوں) وہ جو اوڑھنی اوڑھنے کا حکم ہوا ہے وہ زیادہ قریب ہے کہ پہچانی جائیں اور اس پر کیا جا سکے کہ یہ لونڈیاں، کنیزیں ہیں یا آزاد عورتیں ہیں تاکہ برے لوگ ان کے درپے آزار نہ ہوں جیسے کنیزوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ تو وہ ایذا نہ دی جائیں گی یعنی فاجر و فاسق ان کے درپے آزار نہ ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ غفور ہے اس کے لئے جو اس سے کوتاہیاں ہوئیں اور پردہ کا ترک کیا۔ بندوں کے لئے رحیم ہے کہ ان کے ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں مصالحت کی رعایت فرماتا ہے (روح البیان)

لغوی اشارے ○ یُصَلُّوْنَ : وہ رحمت بھیجتے ہیں ○ صَلُّوْا : تم درود بھیجو، تم رحمت بھیجو ○ سَلِّمُوْا : تم سلام کرو، تم سلام بھیجو ○ یُؤْذُوْنَ : ایذا دیتے ہیں، دکھ دیتے ہیں ○ لَعَنَھُمْ : ان پر لعنت ○ اِکْتَسَبُوْا : انہوں نے کمایا ○ اِحْتَمَلُوْا : انہوں نے اٹھایا ○ بُھْتَان : ایسا صریح جھوٹ کہ جس کو سن کر سننے والا حیران و ششدر رہ جائے ○ یُدْنِیْنَ : وہ نیچے کر لیا کریں ○ جَلَابِیْبِھِنَّ : ان کی بڑی چادریں ○ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ○ ان مرد حضرات کا ذکر جن سے پردہ نہیں یعنی محرم ہیں والد، بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے دینی مسلمان مستورات اور لونڈیاں کہ ان کے آنے جانے پر روک نہیں ○ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بیشک اس نبی مکرم پر درود بھیجتے ہیں لہٰذا اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام کرو جیسا کہ اس کا حق ہے ○ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنے کرم و رحمت سے محروم کر دیتا اور دور رکھتا ہے دنیا و آخرت میں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ایذا دیتے ہیں اس نے انہیں کے لئے تیار رکھا ہے ذلیل و رسوا کر دینے والا عذاب ○ اور جو لوگ ایذا پہنچاتے تکلیف دیتے اور دل دکھاتے ہیں اہل ایمان مرد و عورتوں کا اس بات کے بنا کہ انہوں نے کوئی رسوا کن کام کیا ہو تو دل دکھانے والا بہتان باندھتے اور علانیہ گناہ کا وزن اپنے سر پر اٹھاتے ہیں ○ نبی مکرم کو ارشاد ہوا کہ آپ اپنی ازواج مطہرات، اپنی صاحبزادیوں اور مومن عورتوں سے فرما دیں کہ وہ جب باہر نکلیں تو بڑی چادریں اوڑھ لیں اپنے سر اور بدن پر اس طرح سے کہ وہ نہ پہچانی جا سکیں تاکہ ان کو ستایا نہ جائے اللہ تعالیٰ ہر طرح بخشنے والا اور ہر وقت رحم فرمانے والا ہے۔

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ
لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ ٦٠ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا
وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝ ٦١ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ
تَبْدِيْلًا ۝ ٦٢ يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا
يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝ ٦٣ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ
سَعِيْرًا ۝ ٦٤ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ ٦٥ يَوْمَ تُقَلَّبُ
وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ ٦٦ رَبَّنَآ اِنَّآ
اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ ٦٧ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَا
وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝ ٦٨

اگر (اپنی حرکتوں سے) باز نہ آئے منافق اور جن کے دلوں میں بیماری ہے اور شہر میں جھوٹی افواہیں (اڑا)نے
والے تو ہم آپ کو مسلط کر دیں گے ان پر پھر وہ نہ ٹھہر سکیں گے آپ کے پاس مدینہ طیبہ میں مگر چند روز ۝
وہ بھی اس حال میں کہ ان پر لعنت برس رہی ہو گی جہاں پائے جائیں گے پکڑ لیے جائیں گے اور جان سے
مار ڈالے جائیں گے ۝ اللہ کی سنت (ان بدقماشوں) کے متعلق بھی یہی تھی جو پہلے گزر چکے۔
اور آپ سنت الٰہی میں کوئی تغیر و تبدل نہ پائیں گے ۝ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے
ہیں۔ فرمائیے اس کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور (اے سائل!) تو کیا جانے شاید وہ
گھڑی قریب ہی ہو ۝ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے محروم کر دیا کفار کو اور تیار کر رکھی ہے
اس نے ان کے لیے بھڑکتی آگ ۝ وہ ہمیشہ رہیں گے اس میں تا ابد۔ نہ پائیں گے کوئی دوست اور نہ
کوئی مددگار ۝ جس روز وہ منہ کے بل آگ میں پھینکے جائیں گے تو (انتہائی یاس) کہیں گے اے کاش
ہم نے اطاعت کی ہوتی اللہ تعالیٰ کی اور ہم نے اطاعت کی ہوتی رسول اکرم کی۔ اور عرض کریں گے
اے ہمارے رب! ہم نے پیروی کی اپنے سرداروں کی اور بڑے بڑوں کی پس ان (ظالموں نے)
ہمیں بہکا دیا سیدھی راہ سے ۝ اے ہمارے رب! ان کو دوگنا عذاب دے اور لعنت بھیج ان پر
بہت بڑی لعنت ۝ (سورۃ ۳۳: ۶۰ تا ۶۸ * ت: ض)

۶۰۔ "اگر باز نہ آئے منافق" اپنے نفاق سے "اور جن کے دلوں میں روگ ہے" اور جو برے خیال رکھتے ہیں یعنی فاجر بدکار ہیں وہ اگر اپنی بدکاری سے باز نہ آئے۔ "اور مدینہ میں جھوٹ اڑانے والے" جو اسلامی لشکروں کے متعلق جھوٹی خبریں اڑایا کرتے تھے اور مشہور کیا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو ہزیمت ہو گئی اور وہ قتل کر ڈالے گئے دشمن چڑھا چلا آرہا ہے اور اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی دل شکنی اور ان کو پریشانی میں ڈالنا ہوتا تھا ان لوگوں کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان حرکات سے باز نہ آئے۔ "تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ دیں گے" اور تمہیں ان پر مسلط کر دیں گے "پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن" پھر مدینہ ان سے خالی کرا لیا جائے گا اور وہ وہاں سے نکال دیے جائیں گے۔ (کنز الایمان حاشیہ)

۶۱۔ درانحالیکہ وہ مدینہ طیبہ سے یا رحمت الٰہی سے دور ہو جائیں گے وہ آپ کی ہمسائیگی میں جتنی دیر ٹھہریں گے لعنتی ہو کر رہیں گے۔ جہاں پائے جائیں پکڑے جائیں اس میں اشارہ ہے کہ انہیں پکڑ لینا ضروری ہے اور انہیں خوار و ذلیل کر کے قتل کر دیا جائے یعنی ان کا حکم یہ ہے کہ گرفتار کر کے انہیں قتل کر دیا جائے بشرطیکہ وہ اپنی غلط کاریوں سے باز آ جائیں

۶۲۔ اللہ تعالیٰ نے امم سابقہ میں یہ جاری رکھا ہے اور اپنی حکمت سے اسے مقرر فرمایا ہے وہ حکمت یہ تھی کہ منافق کا طریقہ تھا کہ وہ انبیاء علیہم السلام کو مشتبہ کر ڈالتے اور ان کے امور شرعیہ کی توہین کے درپے رہتے تھے اور ان کا ہمیشہ دستور رہا کہ ان کے متعلق بری خبریں پھیلاتے اور عوام کو ان سے بدظن کرتے* اور اللہ تعالیٰ کے طریقہ معینہ میں ہرگز تبدیلی نہ پاؤ گے یعنی اسے کوئی تبدیل نہیں کر سکتا اس لئے کہ اس کی بنا د حکمت ازلی پر ہے اور اسی حکمت پر دور تشریع گھومتا ہے یا اس کا معنی یہ ہے کہ اسے تبدیل کرنے کی کسی کو قدرت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مقدر فرمایا ہے وہ لازماً ہو کر رہے گا۔ (روح البیان)

۶۳۔ لوگ آپ سے قیام قیامت کے وقت (کے متعلق) سوال کرتے ہیں۔ مشرکین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قیامت کے بارے میں یوں سوال کرتے تھے کہ اگر اس کا وقوع یقینی ہے تو جلد تر ہو اس سے ان کا مقصد استہزا اور انکار تھا۔ یہودیوں کا سوال بھی قیامت کے بارے میں ہوتا جو آزمائش کے طور پر کرتے اس لئے کہ انہیں معلوم تھا کہ قیامت مخفی علوم میں سے ہے اسے اللہ تعالیٰ ظاہر نہیں فرمائے گا یہی تورات میں تھا اور دیگر کتب سماویہ میں بھی * فرمائیے اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور تمہیں کیا معلوم شاید یہ قیامت قریب ہی ہو (ایضاً)

۶۴۔ اللہ نے کافروں کو اپنی (اخروی) رحمت سے دور کر دیا ہے اور ان کے لئے سخت بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے

۶۵۔ اس آگ میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے ان کے لئے مقدر کر دیا گیا ہے نہ وہ اپنا کوئی دوست پائیں گے (جو ان کو عذاب سے بچا سکے) اور نہ کوئی مددگار پائیں گے (جو عذاب کو دفع کر سکے) (تفسیر مظہری)

۶۶۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ تمام کفار کو آخرت میں اپنے کفر پر شرمندگی اور ندامت ہوگی دوسرے یہ کہ وہ ندامت فائدہ مند نہ ہوگی۔ کیونکہ توبہ و ندامت کی جگہ دنیا ہے تخم بے وقت بونا بے کار ہے اس سے پھل نہیں آتا

۶۷۔ "اور کہیں گے اے رب ہمارے ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا پر چلے" لہٰذا ہم کو سزا نہ دے بجائے ہمارے ان سرداروں کو عذاب دے * یہاں سرداروں سے مراد سرداران کفر ہیں جو دنیا میں لوگوں کو رغبت دے کر کفر کراتے تھے۔

۶۸۔ کیونکہ یہ ہم تو صرف گمراہ ہیں اور یہ لوگ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہیں (نور العرفان)

لغوی اشارے ۞ يَنْتَهِ : وہ نہیں رکا، وہ باز نہ آیا ۞ مُرْجِفُوْنَ : لرزہ انگیز، جھوٹی خبریں، لوگوں کے دلوں کو لرزا بھی دیتی ہیں ۞ يُجَاوِرُوْنَكَ : وہ تمہارے پڑوس میں (یعنی) مدینہ میں نہ رہ سکیں گے ۞ ثُقِفُوْا : وہ پائے گئے ۞ اَطَعْنَا : ہم نے حکم مانا، ہم نے اطاعت کی ۞ سَادَتَنَا : ہمارے سردار ۞ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ۞ منافقین اور وہ جن کے دلوں میں (کھوٹ) مرض ہے اور مدینہ میں غیر صحیح خبریں پھیلانے والے اگر نہیں رکیں باز نہ آئیں تو ہم ان پر آپ کو غلبہ عطا فرمائیں گے پھر تو وہ لوگ اس شہر میں آپ کے پاس ٹھہر نہ سکیں گے مگر بہت کم دن ۞ وہ بھی اس حالت میں کہ دھتکارے پھٹکارے ہوئے کہ ان پر لعنت برس رہی ہوگی وہ جہاں جائیں گے پکڑے جائیں گے اور قتل کر دیے جائیں گے ۞ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ ان شر پسندوں کے متعلق سابق سے ہی جاری ہے کہ اور طریقہ حقہ کبھی بدلا نہیں پائیں گے ۞ آپ سے لوگ قیامت کے متعلق دریافت کرتے ہیں فرما دیجئے کہ اس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے تم کیا جانو شاید وہ قریب ہی ہو ۞ اللہ نے کفار کو اپنی رحمت سے محروم کر دیا ان کے لئے بھڑکتی آگ والی جہنم تیار کر رکھی ہے ۞ وہ سدا کے لئے اس میں رہیں گے نہ ان کو کوئی چھڑانے والا مددگار ہوگا نہ کوئی مدد کرنے والا ۞ اس روز وہ آگ میں منہ کے بل جھونک جائیں گے تو حسرت و یاس سے کہیں گے کاش ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی اور وہ عرض کریں گے کہ اے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور اکابر کا کہا نہ مانا ہوتا ان لوگوں نے ہمیں جادہ حق سے بھٹکا دیا ۞ اے ہمارے پالنہار ان کو دوہرا زیادہ عذاب دے اور لعنت کر بہت بڑی لعنت بھیج ۞

2441

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا
قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝ ٦٩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ۙ ٧٠ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ ٧١ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ
عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ
مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ۙ ٧٢ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ۧ ٧٣

اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے اسے بری فرما دیا اس بات سے جو انہوں نے کہی اور موسیٰؑ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے ٥ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو ٥ تمہارے اعمال تمہارے لئے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی ٥ بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اٹھالی بےشک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے ٥ تاکہ اللہ عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو اور اللہ توبہ قبول فرمائے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥

(سورۃ ۳۳/ ۶۹ تا ۷۳ * ت:بک

۶۹ - بنی اسرائیل اپنے پیغمبر اور اپنے نجات دہندہ موسیٰ علیہ السلام کو بات بات پر دکھ دیتے تھے قدم قدم پر مخالفت کرتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں اپنا رسول مانتے تھے۔ لیکن ان کا ہر حکم سے سرتابی ان کی فطرت ثانیہ بن چکی تھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو! تم بنی اسرائیل کی روش اختیار کرکے میرے محبوب خاتم النبیینؐ کی دل آزاری نہ کرنا ورنہ تمہیں اس گستاخی کی ایسی سزا ملے گی جس سے نجات کے سارے دروازے بند ہو جائیں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہر وہ چیز جس سے حضور کی ذات اقدس کو تکلیف پہنچے قطعاً ممنوع ہے ٥ بنی اسرائیل کے اتہام حضرت موسیٰؑ

پر اعتراض کیا کرتے تھے اور ان کی عیب جوئی کرتے ان کا دل دکھاتے تھے حالانکہ اللہ رب العالمین کے نزدیک
ان کا مقام بہت اونچا اور مرتبہ بہت ہی بلند تھا۔ (ضیاء القرآن)

۷۰۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو یعنی اللہ کو جو بات ناپسند ہو اس سے پرہیز کرو۔
ونیز ایذاء رسول کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ حضرت ابن عباس نے "سدیدا" کا ترجمہ صحیح بات اور قتادہ نے انصاف کی
بات کیا ہے۔ بعض نے سیدھی بات کچھ نے کہا حق تک پہنچنے کا قصد رکھنے والی بات تمام اقوال کا نتیجہ ایک ہی
ہے یعنی سچی بات جو قطعاً جھوٹی نہ ہو اور نہ اشکل پر مبنی ہو کیوں کہ جھوٹ فنا ہو جاتا ہے اور سچ باقی رہتا ہے
۷۱۔ اللہ درست کر دے گا تمہارے اعمال تمہارے لئے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا یعنی تمہاری نیکیاں
قبول فرمائے گا۔ بعض نے کہا اصلاح عمل سے یہ مراد ہے کہ تم کو نیک اعمال کی توفیق دے گا * اور تمہارے
گناہ بخش دے گا یعنی تمہارے قول و عمل کی استقامت کو گناہوں کا کفارہ بنا دے گا * اور جو اللہ اور
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرے گا وہ بڑی کامیابی حاصل کرے گا یعنی دنیا میں بھی قابل
ستائش حالت میں رہے گا اور آخرت میں بھی خوشی نصیب ہوگا۔ (تفسیر مظہری)

۷۲۔ " بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی " امانت سے مراد یا تمام احکام شرعیہ ہیں عبادات و معاملات وغیرہ
یا اس سے مراد عشق الہی کی آگ ہے۔ یہ اس آگ کی بھڑک ہے کہ اطاعت ساری مخلوق کرتی ہے مگر عشق الہی
صرف انسان کے سینہ میں ودیعت کیا گیا ہے۔ خیال رہے کہ اگرچہ ساری مخلوق خدا کی مطیع اور ذاکر ہے مگر
یہ اطاعت ان کے لئے حکم شرعی نہیں۔ جس کے کرنے پر ثواب اور نہ کرنے پر عذاب ہو۔ لہذا ان کی عبادتیں
شرعی نہیں۔ نہ امانت میں داخل ہیں۔ " آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے
سے انکار کر دیا " یہ انکار سرکشی کا نہ تھا بلکہ معذرت کا تھا کیوں کہ رب تعالی کی طرف سے ان پر امانت
کا اٹھانا لازم نہ کیا گیا تھا اختیار دیا گیا تھا۔ " اور اس سے ڈر گئے " کہ اگر ادا نہ کر سکے تو
عذاب پائیں گے اور عرض کرنے لگے کہ ہم تکوینی طور پر تیرے مطیع ہیں تشریعی احکام نہ اٹھائیں گے
ہم ثواب و عذاب نہیں چاہتے۔ " اور آدمی نے اٹھا لی " اس طرح کہ آدم علیہ السلام سے فرمایا گیا کہ
آسمان، زمین اور پہاڑ وغیرہ نے تو یہ امانت نہ اٹھائی تم قبول کرتے ہو انہوں نے عرض کی ہاں۔
" بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے " یہ دونوں لفظ ناراضگی کے نہیں
بلکہ پیار و محبت کے ہیں جیسے عرف میں عقریٰ حلقیٰ وغیرہ کیوں کہ اطاعت پر محبت ہوتی ہے

غضب نہیں ہوتا۔ گویا رب تعالیٰ خوش ہو کر فرما رہا ہے کہ بڑا ظالم اور بے وقوف ہے کہ جو بوجھ آسمان
وزمین نہ اٹھا سکے یہ ضعیف الخلقت اٹھانے کو تیار ہو گیا۔ ظاہر یہ ہے کہ امانت سے مراد خلافت نہیں
کہ وہ تو حضرت آدم کے لئے پہلے سے ہی نامزد تھی۔ بعض علماء نے فرمایا کہ ظلوم وجہول ان انسانوں کو فرمایا گیا
جو خیانت کر بیٹھے جیسے کافر منافق اسی لئے اگلی آیت میں ان کا ذکر آرہا ہے۔ اس صورت میں یہ
کلام عتاب کا ہے۔

۳۰۷۔ " تاکہ اللہ عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں
لِيُعَذِّبَ " میں لام انجام کا ہے نہ کہ غایت کا۔ یعنی اس امانت کو برداشت کرنے کا یہ انجام ہوا کہ
خیانت کرنے والے کفار و منافقین عذاب کے مستحق ہو گئے اور مومن ثواب کے۔ " اور اللہ توبہ قبول
فرمائے گا مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی " جنہوں نے اس امانت میں خیانت نہ کی اللہ اور اس کے
رسول کے فرمانبردار رہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ امانت الٰہی مومن و کافر کی چھانٹ (پہچان) کا ذریعہ بن گئی۔
" اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے "

(نورالعرفان)

لغوی اشارے ○ اٰذَوْا : انہوں نے ستایا ○ بَرَّاَهُ : اس کو بری کردیا ○ وَجِيْهًا : وجاہت والا
قدر و منزلت والا ○ سَدِيْدًا : سیدھا، راست، درست ○ فَازَ : کامیاب ہوا، فتح پائی، مصیبت سے
نجات پائی ○ اَشْفَقْنَ : وہ ڈر گئیں ○ حَمَلْنَا : ہم نے بار کرایا ○ جَهُوْلًا : بڑا نادان بڑا جاہل ○ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ○ اے سعادت ایمان سے سرفراز ہونے والو! حضرت موسیٰؑ کو ستانے والوں کی طرح نہ بن جانا اللہ تعالیٰ نے
جو کچھ انہوں نے کہا تھا اس سے بری فرما دیا اور آپ (حضرت موسیٰ) اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی عزت و رتبہ والے ہیں ○ اے اہل ایمان
اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھا درست بات کیا کرو ○ (اگر تم ہمیشہ سچی بات کہو) تو اللہ تعالیٰ ٹھیک فرما دے گا تمہارے
کاموں کو اور تمہارے عصیاں بخش دے گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے تو وہی بہت بڑی
کامیابی حاصل کرے گا ○ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اس امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے
پیش کی تو انہوں نے اس کو اٹھانے سے ڈر کر انکار کردیا اس کو انسان نے اٹھا لیا بے شک یہ ظلوم بھی جہول بھی
○ تاکہ عذاب دے اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو اور فضل و لطف فرمائے
مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے